



سوال

(60) مسجد کے متنازع صحن کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک مسجد قدیم کئہ بوسیدہ قنطلی موقوفہ محلہ بلوگھاٹ من مملات چنار گڑھ تھی اندر حدود ارض مسجد مذکور بلورب جانب ایک حجرہ خام بنوا کر شیخ اکبر عرف حاجی بنیس نے بودوباش اختیار کر کے ہر طرح سے آباد کیا اور اشخاص اہل اسلام سنت وجماعت نماز پنجگانہ ادا کرنے لگے۔ بعد کئی سال بوجہ بارش و طغیانی دریا حجرہ وغیرہ ودلو ارحاطہ مسجد گر گیا، چونکہ حاجی موصوف آدمی صدسالہ عابد پابند صوم و صلاۃ ہمہ صفت متقی پرہیز گارتھے۔ کمر بستہ ہمت کار خیر دارین سمجھ کر از سر نو پخت و حجرہ و چہار دیواری وغیرہ بر جائے قدیم اندر حدود ارض مسجد مسلمانوں سے چندہ تحصیل کر کے پختہ عرصہ چار برس کا تیار کرایا۔ چار برس تک کوئی شخص مزاحم نہ ہوا۔ چونکہ مسجد کی جانب دکھن کسی قدر زمین ایک شخص سنت وجماعت کی ہے، جو بہت بڑے متدین اور سادات سے ہیں اور اپنی حکومت کے زمانے میں بہت ہی ذہانت سے کام کرتے رہے یہاں تک کہ سود کی ڈگری بھی کرنا رو انہیں رکھتے تھے انہوں نے اپنی بیٹی کا عقد ایک شخص خلاف مذہب جس کا بیان کافی کتاب الروضہ کے صفحہ (16) میں مرقوم ہے کر دیا، اس کی تاثیر صحبت سے اس قدر اثر ہوا کہ لوگوں کی اراضیات بھی، یعنی کھیت بھوگ بند بک لکھا ہے۔

ماوراس کے ان کے داماد صاحب نے بوجہ تعصب و نکلنے بغض قلبی سنیوں سے کیا، شوکوفہ کہ زمین حجرہ و صحن مسجد ہمارے خسر کی ہے لوگوں سے کہنے لگا کہ حاجی پر جوٹ سالانہ اسٹامپ لکھ دے اور سال بسال ادا کیا کرے ورنہ زمین صحن و زمین حجرہ گروا کر کر لے لوں گا حتیٰ کہ حاجی سے نوبت گفت و شنود کی آئی۔ حاجی نے کہا کہ خدا خانہ ہے میرا گھر نہیں ہے، دوسرے نہ تمہاری زمین ونہ خسر کی تمہاری زمین کہتے کیا ہو۔ بالفرض اگر زمین آپ کی تھی تو وقت بننے کے دو روپیہ چندہ اور پتھر وغیرہ سے مدد دیا تو گویا ان کی رضامندی سے حجرہ اور چہار دیواری وغیرہ بنوائی گئی، پھر اب دعویٰ آپ کا لٹو ہے۔ اس بات پر ان کے خسر صاحب بولنے کو سنت وجماعت کہتے ہیں اپنے داماد کی تائید و حمایت کر کے صحن مسجد و حجرہ گرا کر زمین لینے کا دعویٰ عدالت دیوانی میں کر دیا ہے۔ باوجود اس کے کہ ان کی بیٹی کا انتقال بھی عرصہ پانچ چھ برس کا ہوا ہو گیا مگر وہ وہ اس کو اپنے پاس رکھے ہوئے ہیں اور ہر ایک امر میں اس کا کہنا مقدم اور نیک جلتے ہیں۔ ایسی حالت میں شہر کے مسلمانوں کو چندہ دینا و مدد کرنا حجرہ و صحن بچانے کے واسطے واجب ہے یا نہیں اور وہ شخص شرع شریف کے بموجب ظالم ٹھہرے گا یا نہیں اور نکاح ان کی لڑکی مومنہ صاحبہ کا ساتھ فاسق و قاسط کے موافق فتاویٰ مذہب اہل سنت وجماعت کے شرعاً درست ہو یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جب صحن متنازع فیہ اندر حدود اراضی مسجد واقع ہے تو وہ بھی شمول مسجد داخل وقت ہے۔ جس میں کسی شخص کو ملکیت کا حق حاصل نہیں ہے اور حملہ مسلمانان کا حق اس میں یکساں اور برابر ہے۔ حجرہ بھی جب مسلمانوں کو چندہ و رضامندی سے اندر حدود اراضی مسجد کے تعمیر ہوا ہے تو حجرے میں بھی ان تمام مسلمانوں کا حق ثابت ہے تو اب بلا رضامندی جو



تخص مسجد مذکور کی نسبت ملکیت کا دعویٰ کرے۔ یا حجر مذکورہ کو بلا رضا مندی ان تمام مسلمانوں کے گرائے یا گرانے کی کوشش کرے وہ تخص شرع شریف کی رو سے بے شبہ ظالم ہے اس شخص کے مقابلے میں صحن و حجرہ کے بچانے کے واسطے مسلمانوں کو چندہ دینا اور مدد کرنا واجب ہے۔

فتاویٰ عالمگیری (550/2) چھاپہ ہوگلی) میں لکھا ہے :

"رَبُّهُ أَعْطَىٰ وَرَبِّمَانِي عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ أَوْ نَفَقَةَ الْمَسْجِدِ أَوْ مَصْرَاحَ الْمَسْجِدِ لِأَنَّهُ وَإِنْ كَانَ لَا يُمْكِنُ تَصْحِيحُهُ تَمْلِيكًا بِالْبَيْتِ لِلْمَسْجِدِ فَابْتِئَانُ الْمَلِكِ لِلْمَسْجِدِ عَلَىٰ بَدَا الْوَجْهِ صَحِيحٌ فَيُتَمُّ بِالنَّقْبِضِ كَذَانِي الْوَأَقَاتِ الْخُصَامِيَّةِ"

"ایک شخص نے مسجد کی تعمیر یا مسجد کے اخراجات یا مسجد کی ضرورت اور فائدے کے لیے ایک درہم دیا تو وہ درست ہے کیوں کہ اگرچہ مسجد کو بہہ کر کے اس کی ملکیت قرار دینا درست نہیں لیکن اس طریقے سے مسجد کی ملکیت ثابت کرنا درست ہے چنانچہ وہ قبضے میں لے کر پوری ہو جاتی ہے۔"

"والفناء تبع المسجد فيكون حكم المسجد كذاني محيط السرخسي"

صحن مسجد کے تابع ہے۔ چنانچہ اس کا حکم بھی مسجد ہی کا حکم ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاة، صفحہ: 125

محدث فتویٰ